اسلام میں بنیادی حقوق

مؤلف
الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ

ناشر: الدار السلفیہ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

اسلام میں بنیادی حقوق

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۲۰۷

نام کتاب	:	اسلام میں بنیادی حقوق
مؤلف	:	الشیخ محمد بن صالح العثیمین ؒ
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السّلفیہ ممبئی - ۸
تعداد اشاعت (باراول)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	اپریل ۲۰۰۲ء
قیمت	:	۲۵/روپیے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی - ۳

فون: ۳۷۱۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

اسلام میں
بنیادی حقوق

مؤلف

الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ناشر

الدار السلفیہ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

بسم الله الرحمن الرحيم

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

فطری حقوق جنہیں شریعت نے بحال رکھا ہے---------- ۷

اللہ تعالیٰ کے حقوق -------------------------------- ۹

رسول اللہ ﷺ کے حقوق ---------------------------- ۱۵

والدین کے حقوق ------------------------------- ۱۹

اولاد کے حقوق --------------------------------- ۲۴

أقارب کے حقوق -------------------------------- ۳۰

میاں بیوی کے حقوق ---------------------------- ۳۵

بیوی کے خاوند پر حقوق -------------------------- ۳۹

Www.IslamicBooks.Website

خاوند کا بیوی پر حقوق ---------------------- ۴۲
حکمرانوں اور رعایا کے حقوق ---------------------- ۴۵
ہمسایوں کے حقوق ---------------------- ۴۹
عام مسلمانوں کے حقوق ---------------------- ۵۲
غیر مسلموں کے حقوق ---------------------- ۶۰
تنبیہ ---------------------- ۶۳

Www.IslamicBooks.Website

فطری حقوق
جنہیں شریعت نے بحال رکھا ہے

ہر طرح کی تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے معافی طلب کرتے ہیں، اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے نفوس کی خباثتوں اور اعمال کی برائیوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ آپؐ پر ،آپؐ کے آل واصحاب پر اور ہر اس شخص پر جس نے بھلائی کے ساتھ ان کی اتباع کی، رحمت اور سلامتی نازل فرمائے۔

امابعد: اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں عدل

Www.IslamicBooks.Website

کا لحاظ رکھا گیا ہے، جو یہ ہے کہ ہر صاحب حق کو اس کا حق ہر طرح کی کمی وبیشی کے بغیر ادا کیا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عدل، احسان واقارب کو دینے کا حکم دیا، عدل کے ساتھ ہی رسول بھیجے گئے اور کتابیں نازل کی گئیں اور دنیا وآخرت کے امور قائم ہیں۔

عدل کا معنی ہر صاحب حق کو اس کا حق دینا اور ہر اس شخص کو اس کے مرتبہ پر رکھنا ہے اور یہ بات تب ہی پوری ہوسکتی ہے جب حقوق کی معرفت حاصل ہو، تا کہ مستحق کو اس کا حق دیا جاسکے، اسی غرض سے ہم نے اس اہم حقوق کی وضاحت کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے کہ بندہ انہیں جان لے اور حسب استطاعت انہیں قائم کرے۔

اور یہ درج ذیل حقوق کا خلاصہ ہے:

۱- اللہ تعالیٰ کے حقوق ۲- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق

۳- والدین کے حقوق ۴- اولاد کے حقوق

۵- قریبی رشتہ داروں کے حقوق ۶- میاں بیوی کے حقوق

۷- ہمسایوں کے حقوق ۸- حاکموں اور رعیت کے حقوق

۹- عام مسلمانوں کے حقوق ۱۰- غیر مسلموں کے حقوق

یہ ہیں وہ حقوق جن کے متعلق ہم چاہتے ہیں کہ مختصراً ان پر بحث کی جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

پہلا حق

اللہ تعالیٰ کے حقوق

یہ حق تمام حقوق سے زیادہ ضروری اور سب سے بڑا ہے، کیونکہ یہ اس اللہ تعالیٰ کا حق ہے جو خالق ہے، عظیم ہے، مالک ہے، تمام تر امور کی تدبیر کرنے والا ہے، بادشاہ کا حق سب سے بڑا اور واضح حق ہے، وہ زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، سب آسمان و زمین اسی کی بدولت قائم ہیں، اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا، اور حکمت بالغہ سے ہر چیز کا اندازہ کیا، اس ذات کا حق جو تجھے عدم سے وجود میں لایا جب کہ تو کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا، اسی ذات کا حق جس نے نعمتوں کے ساتھ تیری پرورش کی تو اپنی ماں کے پیٹ میں تین قسم کے اندھیروں میں تھا، جہاں مخلوقات میں سے کوئی بھی تجھے غذا نہ پہنچا سکتا تھا، نہ ہی ایسی اشیاء پہنچا سکتا تھا جو تیری افزائش اور زندگی کو قائم رکھنے والی ہوں، اسی نے ماں کی چھاتیوں میں وافر دودھ اتارا، تجھے پستانوں کی راہ دکھلائی اور تیرے والدین کو تیرے لئے مسخر بنا دیا، تیری امداد کی اور تجھے تیار کیا...... امداد تو نعمتوں، عقل اور فہم کے ساتھ کی

Www.IslamicBooks.Website

اور تجھے ان چیزوں کو قبول کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار کیا۔

﴿والله اخرجکم من بطون امهٰتکم لاتعلمون شیئاً وجعل لکم السمع والابصار والافئدة لعلکم تشکرون﴾ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے بطنوں سے پیدا کیا جب کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر کرو۔ (نحل:۷۸)

اگر اللہ تعالیٰ آنکھیں جھپکنے تک کے وقفے کے لئے اپنا فضل ہٹا لے تو تُو ہلاک ہو جائے اور اگر لمحہ بھر کے لئے اپنی رحمت روک لے تو تو زندہ نہ رہ سکے، تو جب تجھ پر اللہ کا اتنا فضل اور اس کی رحمت ہے تو پھر اس کا حق بھی سب حقوق سے بڑا ہے کیونکہ وہ حق تجھے وجود میں لانے، تمہیں تیار کرنے اور مدد بہم پہنچانے کا حق ہے، اللہ تجھ سے نہ رزق مانگتا ہے اور نہ کھانا۔

﴿لا نسئلک رزقا نحن نرزقک والعاقبة للتقویٰ﴾ ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے، وہ تو ہم خود تجھے دیتے ہیں اور (بہتر) انجام تقویٰ ہی کا ہے۔ (طٰہٰ:۱۳۲)

اللہ تجھ سے صرف ایک ہی چیز چاہتا ہے جس کی مصلحت تیری طرف ہی لوٹ آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اس اکیلے کی عبادت کرے جس کا کوئی شریک نہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ٥ما ارید منهم من رزق وما ارید ان یطعمون ٥ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین﴾
(ذاریات:۵۶-۵۸)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں، میں نہ ان سے رزق چاہتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں، اللہ ہی خود رزق دینے والا زور آور اور مضبوط ہے۔

وہ تجھ سے یہ چاہتا ہے کہ عبودیت کے ہر معنی کے لحاظ سے تو اس کا بندہ بن جائے جیسے کہ ربوبیت کے ہر معنی کے لحاظ سے وہ تیرا پروردگار ہے، ایسا بندہ جو اس کے سامنے ذلیل اور عاجز ہو، اس کے حکم کو بجالانے والا اور اس کی نہی سے پرہیز کرنے والا اور اس کی خبر کی تصدیق کرنے والا بندہ کیونکہ تو اپنے آپ پر اس کی لگاتار اور بھرپور نعمتیں دیکھ رہا ہے اگر تو ان نعمتوں کا بدلہ ناشکری سے دے تو کیا تجھے شرم نہ آئے گی؟

اگر لوگوں میں سے کسی کا تجھ پر احسان ہوتا تو تو اس کی نافرمانی اور مخالفت پر اتر آنے سے ضرور شرماتا، پھر اپنے پروردگار سے تیرا معاملہ کیسا ہے کہ جو بھی فضل تجھ پر ہوا ہے وہ اسی کا فضل ہے اور جو برائی تجھ سے رکی ہوئی ہے تو اسی کی رحمت سے رکی ہوئی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿وما بكم من نعمة فمن الله ثم اذا مسكم الضر فاليه تجئرون﴾ (نحل:۵۳)

اور جو بھی نعمت تمہیں میسر ہے، وہ اللہ ہی سے ہے پھر جب تمہیں کوئی دکھ پہنچے تو تم اسی کی طرف زاری کرتے ہو۔

یہ ہے وہ حق جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے واجب کیا ہے، یہ بہت تھوڑا حق ہے۔ اور جسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اس پر آسان ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں نہ کوئی تنگی رکھی ہے اور نہ مشقت۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وجاهدوا فی الله حق جهاده هو اجتبكم وما جعل عليكم فی الدين من حرج، ملة ابيكم ابراهيم، هو سمّكم المسلمين، من قبل وفی هذا ليكون الرسول شهيدا عليكم وتكونوا شهداء على الناس فاقيموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة واعتصموا بالله هو مولكم

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تم کو برگزیدہ کیا اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں بنائی (تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اس نے پہلی کتابوں میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب میں بھی وہی نام رکھا ہے (تو جہاد کرو) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ بنو، لہٰذا نماز

Www.IslamicBooks.Website

﴿فنعم المولیٰ ونعم النصیر ○﴾ (حج:۷۸) قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ (کے دین کی رسی) مضبوطی سے پکڑے رہو، وہی تمہارا دوست ہے اور وہ خوب دوست اور خوب مددگار ہے۔

یہ ہے عمدہ عقیدہ اور حق کے ساتھ ایمان اور عمل صالح جو بارآور ہے، عقیدہ کا قوام محبت اور تعظیم ہے اور اس کا پھل اخلاص اور مداومت ہے، دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو دور کرتا ہے، درجات بلند کرتا ہے، اور دلوں اور احوال کی اصلاح کرتا ہے، ان نمازوں کو بندہ اپنی طاقت کے مطابق بجالاتا ہے۔

﴿فاتقوا اللہ ما استطعتم﴾ جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمران بن حصینؓ سے فرمایا جب کہ وہ مریض تھے:

"صل قائماً فإن لم تستطع فقاعدًا فإن لم تستطع فعلى جنب" کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر بیٹھ کر ادا کرو اور اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو پھر لیٹے لیٹے پہلو پر ادا کرلو۔

زکوٰۃ تیرے مال کا ایک قلیل سا حصہ ہے جسے تو مسلمانوں کی ضرورت میں فقیروں، مسکینوں، مسافروں، مقروض لوگوں اور دوسرے زکوٰۃ کے مستحقین کو ادا کرتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

روزے سال بھر میں ایک مہینہ ہیں۔

﴿ومن کان مریضا او علی سفرٍ فعدة من ایام اخر﴾ (بقرة:۱۸۵) اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے۔

بیت اللہ کا حج عمر بھر میں استطاعت رکھنے والے کے لئے صرف ایک دفعہ ہے۔

یہ ہیں اللہ کے حق کے اصول، اور جو ان کے علاوہ ہیں تو وہ کسی عارض کی وجہ سے واجب ہوتے ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ یا ایسے اسباب ہوں جو اسے واجب بنا دیں، جیسے مظلوم کی امداد۔

میرے بھائی! دیکھئے یہ حق عمل کے لحاظ سے تھوڑا اور اجر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے، جب تو اسے قائم کرے تو دنیا اور آخرت میں نیک ہو جائے گا، آگ سے نجات پائے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔

﴿فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیٰوة الدنیا الا متاع الغرور۝﴾ (آل عمران: ۱۸۵) پس جو شخص آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

دوسرا حق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق

مخلوقات کے حقوق میں سے یہ حق سب سے بڑا ہے، مخلوق کا کوئی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق سے بڑا نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿انا ارسلنک شاهدا ومبشرا ونذيرا ٥لتومنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه﴾ (فتح:۸-۹) ہم نے آپؐ کو گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور دل و جان سے اس کی مدد کرو اور اسے بزرگ سمجھو۔

اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام لوگوں کی محبت پر مقدم ہے حتی کہ اپنے آپ پر، بیٹے پر اور باپ پر بھی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لايؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده ووالده تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں

Www.IslamicBooks.Website

والناس أجمعين" اس کی نظروں میں اس کے بیٹے سے، اس کے باپ سے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

اور نبی ﷺ کے حقوق یہ ہیں کہ آپؐ کی عزت افزائی، آپؐ کا احترام اور آپؐ کی تعظیم کی جائے، تعظیم ایسی ہونی چاہئے جس میں نہ مبالغہ ہو اور نہ تقصیر ہو، آپؐ کی عزت افزائی آپؐ کی زندگی میں آپؐ کی سنت کی اور آپؐ کی ذات کی عزت افزائی تھی اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی سنت اور آپؐ کے متوازن شرع کی عزت افزائی ہے اور جس نے صحابہ کرامؓ کی عزت افزائی دیکھی اور یہ دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی کیسے تعظیم کرتے تھے اسے معلوم ہو جائے گا کہ ان جلیل القدر فضلاء نے کس طرح رسول اللہ ﷺ کی عزت افزائی کی جو کہ ان پر واجب تھی۔ قریش نے جب عروہ بن مسعود ثقفی کو قصہ حدیبیہ میں نبی ﷺ سے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے بھیجا تو (واپس جا کر) اس نے کہا:

"میں شاہ ایران، شاہ روم اور شاہ حبشہ سب بادشاہوں کے پاس گیا ہوں مگر میں نے کسی بادشاہ کے ساتھیوں کو بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہیں دیکھا جیسے محمد ﷺ کے اصحاب محمد (ﷺ) کی تعظیم کرتے ہیں۔ جب وہ انہیں حکم دیں تو جلد از جلد بجالاتے ہیں، جب وہ وضو کریں تو ان کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے لڑنے لگتے ہیں، اور جب وہ بات کریں تو خاموش ہو جاتے ہیں اور تعظیم

Www.IslamicBooks.Website

کی وجہ سے ان کی طرف نظر بھر کر نہیں دیکھتے''۔

صحابہ کرامؓ اس انداز سے آپ ﷺ کی تعظیم کیا کرتے تھے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی فطرت میں مکارم اخلاق ،نرم پہلو اور سہولت نفس ودیعت کرر کھے تھے اور اگر آپ سخت طبیعت والے ہوتے تو صحابہ کرامؓ آپ کے یہاں سے تتر بتر ہو جاتے۔

نبی ﷺ کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ ماضی یا مستقبل کے امور کے متعلق جو خبر دیں اس کی تصدیق کی جائے ،جس بات کا آپؐ نے حکم دیا ہو بجالایا جائے اور جس سے منع کیا ہو یا سرزنش کی ہو اس سے پرہیز کیا جائے اور یہ ایمان رکھے کہ آپ ﷺ کی راہ ہدایت سب راہوں سے اکمل ہے اور آپؐ کی شریعت سب شریعتوں سے اکمل ہے اور آپ کی شریعت پر کسی بھی قانون کو مقدم نہ کیا جائے خواہ اس کا ماخذ کون سا بھی ہو۔

﴿فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماo﴾ (نساء:٦٥)

تمہارے پروردگار کی قسم! جب تک یہ لوگ آپ کو اپنے تنازعات میں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں گھٹن محسوس نہ کریں بلکہ اس فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں تب تک یہ مؤمن نہیں ہو سکتے۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۝﴾ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ خود تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آل عمران: ۳۱)

اور نبی ﷺ کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ کی شریعت اور ہدایت کا دفاع کیا جائے اگر حالات اسلحہ کا تقاضا کرتے ہوں اور انسان اس کی قدرت بھی رکھتا ہو تو قوت کے ساتھ دفاع کرے اور جب دشمن دلائل وشبہات سے حملہ آور ہوں تو علم سے اس کا دفاع کیا جائے، اس کے دلائل وشبہات اور تخریبی بیان کا ازالہ کر کے اسے باطل کردیا جائے اور اگر اسلحہ اور دوسرے سامان سے حملہ آور ہو تو اسی طریقے سے مدافعت کی جائے۔

کسی مؤمن کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی کو نبی ﷺ کی شریعت پر یا آپ کی ذات کریم پر حملہ کرتے ہوئے سنے پھر خاموش رہے جبکہ وہ اس کے دفاع کی قدرت بھی رکھتا ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

تیسرا حق

والدین کے حقوق

اولاد پر والدین کی فضیلت کا انکار کوئی بھی نہیں کرتا، والدین ہی بیٹے کے وجود میں آنے کا ذریعہ ہیں، لہٰذا ان کا اس پر بڑا حق ہے، ان دونوں نے اسے بچپن سے پالا، بچے کے آرام کی خاطر تھکتے رہے اور اس کی نیند کی خاطر خود جاگتے رہے، تیری ماں تجھے اپنے پیٹ میں اٹھائے رہی اور تقریباً نو ماہ تک اپنی غذا اور اپنی صحت کے مطابق تجھے زندہ رکھا، جیسا کہ اللہ نے اپنے درج ذیل قول میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے:

﴿حملته امه وهنا على وهن﴾ اس کی ماں نے اسے تکلیف پر تکلیف سہہ کر اٹھائے رکھا۔ (لقمان: ١٤)

پھر اس کے بعد دایہ گری اور دو سال تک دودھ پلانے کا معاملہ ہے، جس میں تھکن بھی ہوتی ہے، کوفت بھی اور صعوبت بھی، اسی طرح باپ تیری زندگی اور تیری قوت کے لئے بچپن ہی سے دوڑ دھوپ کرنے لگا حتیٰ کہ تو خود کھڑا

Www.IslamicBooks.Website

ہونے کے قابل ہو گیا اور وہ تیری تربیت اور تجھے قابل عزت بنانے کے لئے کوشش کرتا رہا اور تُو تو اپنے نفع ونقصان کا کچھ اختیار نہ رکھتا تھا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اولاد کو والدین کے ساتھ احسان اور شکری کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ووصينا الانسان بوالديه حملته امه وهنا على وهن وفصاله في عامين ان اشكرلي ولوالديك الى المصير ٥﴾ (لقمان:١٤)

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکیدی حکم دیا جس کی ماں اسے تکلیف پر تکلیف سہہ کر اٹھائے پھری اور دو سال تک دودھ پلایا کہ تو میرا بھی شکر کر اور اپنے والدین کا بھی (اور) لوٹ کر تو میری ہی طرف آنا ہے۔

نیز فرمایا:

﴿وبالوالدين احسانا اما يبلغن عندك الكبر احدهما او كلهما فلا تقل لهما اف ولا تنهرهما وقل لهما قولا كريما ٥ واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما

اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو، اگر تمہارے سامنے ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہنا اور نہ ہی انہیں جھڑکنا اور ان سے ادب سے بات کرنا اور ان دونوں کے سامنے رحم

Www.IslamicBooks.Website

ربیانی صغیرا ○﴾ (اسراء:۲۳) سے عاجزی کا پہلو جھکا دو اور دعا کرو کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں مجھے پالا تھا۔

والدین کا تجھ پر حق یہ ہے کہ تو ان سے نیکی کرے اور یہ اس طرح ہوگا کہ تو مال سے اور بدن سے، بات میں بھی اور فعل میں بھی ان سے بہتر سلوک کرے، ان کا حکم بجالاؤ، الا یہ کہ اس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو، یا تجھے کچھ نقصان پہنچتا ہوتو ان سے نرمی سے بات کرو اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ، ان کے مناسب حال ان کی خدمت کرو، نیز بڑھاپے، مرض اور کمزوری کے وقت ان کو نہ جھڑکو اور ان کی باتوں کو بوجھ بھی محسوس نہ کرو، کیونکہ جلد ہی تم بھی ان کے مقام پر پہنچ جانے والے ہو، جلد ہی تم باپ بن جاؤ گے جیسا کہ وہ تمہارے والدین ہیں۔ اور عنقریب تم اپنی اولاد کے سامنے بوڑھے ہو جاؤ گے، اگر تمہاری زندگی مقدر ہو جیسے کہ وہ تمہارے سامنے بوڑھے ہوئے ہیں اور جلد ہی تم اپنی اولاد سے نیکی کے محتاج ہو گے جیسا کہ آج وہ ہیں۔ اگر آج تم ان سے نیکی کر رہے ہو تو تمہیں بہت بڑے اجر اور اولاد سے ایسے ہی سلوک کی خوشخبری ہو، کیونکہ جس نے اپنے والدین سے نیکی کی اسکی اولاد اس سے نیکی کرے گی۔ اور جس نے والدین کو ستایا اس کی اولاد اس کو ضرور ستائے گی، یہ مکافات عمل ہے کہ تو جیسا کرے گا

Www.IslamicBooks.Website

ویسا ہی بھرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے حق کا مرتبہ بہت بلند بنایا ہے، کیونکہ اللہ نے اپنے حق کے ساتھ والدین کے حق کا ذکر کیا کہ یہ حق اللہ اور اس کے رسول کے حق کو شامل ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا﴾ (نساء:٣٦) اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔

نیز فرمایا:

﴿ان اشكرلى ولوالديک﴾ (لقمان:١٤) کہ تو میرا شکر ادا کرے اور اپنے والدین کا بھی۔

اور نبی ﷺ نے والدین سے نیکی کرنے کے عمل کو جہاد فی سبیل اللہ پر مقدم رکھا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ والی حدیث میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: ''اپنے وقت پر نماز کی ادائیگی'' میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ''والدین سے بہتر سلوک'' میں نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا

Www.IslamicBooks.Website

ہے اور یہ والدین کے اس حق کی اہمیت پر دلیل ہے جسے اکثر لوگوں نے ضائع کر رکھا ہے، وہ ان کو ستاتے اور قطع رحمی کرتے ہیں، پھر کچھ ایسے ہیں کہ نہ اپنے باپ کے حق کی طرف دیکھتے ہیں اور نہ ماں کے حق کی طرف اور بسا اوقات انہیں حقیر سمجھتے، انہیں ڈانٹتے اور ان پر آواز بلند کرتے ہیں، ایسے لوگ عنقریب اس کا بدلہ پائیں گے، خواہ یہ بدلہ دنیا میں ملے یا آخرت میں اور دنیا میں جلد مل جائے یا بدیر۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھا حق

اولاد کے حقوق

اولاد میں بیٹے اور بیٹیاں دونوں شامل ہیں، اولاد کے حقوق بہت ہیں جن میں سے اہم ان کی پرورش اوران کے دلوں میں دین اور اخلاق کا فروغ ہے حتیٰ کہ اس جانب انہیں بہت توجہ دی جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھا الناس والحجارۃ﴾ (تحریم:٦)

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"کلکم راع وکلکم مسؤول عن رعیتہ، والرجل راع فی أھلہ و مسؤول عن رعیتہ"

تم میں سے ہر کوئی حکمران ہے اور ہر کوئی اپنی رعیت سے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی اپنے گھر کا حکمران ہے، اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔

Www.IslamicBooks.Website

گویا اولاد والدین کے گلے میں امانت ہیں اور قیامت کے دن وہ دونوں اولاد کے متعلق جواب دہ ہونگے اوران کی دینی اوراخلاقی تربیت سے والدین اسی ذمہ داری کی فہرست سے نکل جاتے ہیں اور اولاد صالح ہوجاتی ہے اور دنیا اورآخرت میں والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم وما التنهم من عملهم من شئ كل امرى بما كسب رهين ۝﴾ (طور:۲۱)

جولوگ ایمان لائے اوران کی اولاد بھی ایمان لانے میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولاد کو بھی ان (کے درجے تک) پہنچا دیں گے اور والدین کے اعمال سے کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے کئے ہوئے اعمال میں پھنسا ہوا ہے۔

اور نبی ﷺ فرماتے ہیں:

"إذا مات العبد انقطع عمله إلا ثلاث: صدقة جارية أوعلم ينتفع به من بعده أوولد صالح يدعوله"

جب بندہ مرتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے مگر تین عمل باقی رہتے ہیں: صدقہ جاریہ یا ایسا علم کہ لوگ اس کے بعد اس سے فائدہ اٹھائیں یا صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور یہ اولاد کی تادیب کا ثمرہ ہے، جب ان کی صالح تربیت کی جائے تو وہ والدین کے لئے حتیٰ کہ ان کی موت کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

بہت سے والدین اولاد کے اس حق کو معمولی سمجھتے ہیں، وہ اپنی اولاد کو ضائع کرتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے بارے میں ان سے باز پرس ہوگی، نہ وہ اپنی اولاد سے پوچھتے ہیں کہ کہاں گئے تھے اور کب آئے اور نہ ہی ان کے دوستوں اور ساتھیوں سے پوچھتے ہیں، وہ نہ نیکی کی طرف انہیں توجہ دلاتے ہیں اور نہ ہی برائی سے روکتے ہیں اور عجیب تر بات تو یہ ہے کہ وہ اپنے اموال کی حفاظت اور اس کو بڑھانے میں سخت حریص ہوتے ہیں اور ہر اس بات کے لئے بیدار رہتے ہیں جو اس معاملہ کی اصلاح کرے، حالانکہ غالباً وہ یہ جانتے ہیں کہ جس مال کو وہ بڑھا رہے ہیں اور اس کی اصلاح کر رہے ہیں وہ دوسروں کا ہے، رہا اولاد کا مسئلہ تو یہ ان کی نظروں میں کچھ نہیں ہوتا، حالانکہ ان کی مخالفت دنیا اور آخرت دونوں لحاظ سے ان کے لئے بہتر اور مفید تھی، نیز جیسے والد پر بچے کی خورد و نوش اور پوشاک کے ذریعہ جسم کی تربیت واجب ہے ایسے ہی اپنے لڑکے کے دل کو علم اور ایمان کی غذا مہیا کرنا اور تقویٰ کا لباس پہنانا بھی واجب ہے اور یہ بات پہلی سے بہتر ہے۔

اولاد کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ ان پر دستور کے مطابق خرچ کیا

Www.IslamicBooks.Website

جائے، جس میں نہ اسراف ہو اور نہ بخل، کیونکہ اولاد پر خرچ کرنا اس کی لازمی ذمہ داری ہے اور اس میں اللہ کی نعمت کا شکر بھی ہے کہ اس نے مال عطا کیا ہے، اور وہ اس مال کو اپنی اولاد سے اپنی زندگی میں کیسے روکتا اور ان پر بخل کرتا ہے کیا اس لئے ان کے لئے جمع کر رہا ہے کہ اس کی موت کے بعد اس کے اختیار کے بغیر وہ یہ مال وصول کرلیں؟ حتیٰ کہ جو بات اس پر واجب ہے اس میں وہ اولاد پر بخل کرتا ہے حالانکہ اولاد کا حق ہے کہ دستور کے مطابق والد کے مال سے اتنا لے لیں جو انہیں کفایت کرتا ہو، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ہندہ بن عتبہ زوجہ (ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کو فتویٰ دیا تھا۔

اولاد کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اولاد کو ہبہ اور عطیہ دینے میں کسی کو دوسروں پر فضیلت نہ دے کہ کسی کو کچھ دے دے اور دوسروں کو محروم رکھے کیونکہ یہ جور اور ظلم ہے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، نیز اس لئے بھی کہ محروموں میں والد سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور جن کو ہبہ کیا گیا ہے ان میں اور محروموں میں عداوت چل جاتی ہے بلکہ بسا اوقات یہ عداوت محروم بچوں اور ان کے آباء میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

اولاد میں بعض بچے دوسروں سے زیادہ اپنے والدین سے نیک سلوک اور مہربانی کر کے ممتاز بن جاتے ہیں تو والد اس بچے کو اس کی اس نیکی کی وجہ سے

Www.IslamicBooks.Website

عطیہ اور ہبہ میں خاص کر دیتا ہے لیکن تخصیص کی یہ وجہ کوئی اچھی بات نہیں ہے، لڑکے کی بھلائی کا اس طرح عوضانہ عطا کرنا جائز نہیں، کیونکہ اولاد کی والد سے نیکی کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور اس لئے بھی نیکی کرنے والے لڑکے کو عطیہ دے کر ممیّز کر دینے سے وہ خود پسندی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو افضل سمجھنے لگتا ہے اور دوسروں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ والد کو ستانے میں آگے ہی چلتے جاتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حالات کے تغیر کو جان نہیں سکتے، ہوسکتا ہے کہ نیکی کرنے والا کسی وقت عاق بن جائے اور عاق نیکی کرنے والا بن جائے، کیونکہ دل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جیسے چاہتا ہے انہیں پھیرتا رہتا ہے۔

اور صحیحین یعنی بخاری اور مسلم میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد بشیر بن سعدؓ نے انہیں ایک غلام ہبہ کیا اور نبی ﷺ کو یہ بات بتلائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنے ہر بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے؟ بشیرؓ کہنے لگے نہیں، آپؐ نے فرمایا: تو پھر اس غلام کو لے لو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔

اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: اس معاملہ پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو، میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا۔

Www.IslamicBooks.Website

گویا رسول اللہ ﷺ نے اولاد میں سے کسی کو فضیلت دینے کا نام جور رکھا، اور جور کا معنیٰ ظلم ہے جو حرام ہے۔

لیکن اگر کسی بیٹے کو ایسی چیز دے جس کو اس کی ضرورت ہو لیکن دوسروں کو ضرورت نہ ہو جیسے دفتر کا سامان، علاج یا شادی وغیرہ تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ صرف اسے ہی دے جسے اس کی ضرورت ہے کیونکہ یہ تخصیص کی بناء پر نہیں بلکہ حاجت کی بناء پر ہے، لہٰذا یہ نفقہ ہی کی صورت ہے۔

اور جب والد وہ تمام باتیں جو اس پر واجب ہیں پوری کر دے، جیسے تربیت اور نفقہ وغیرہ تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ بیٹا اس سے نیکی کرے اور اس کے حقوق کا خیال رکھے، لیکن جب والد ہی اپنے واجبی حقوق پوری طرح ادا نہ کرے تو وہ سزا کا مستحق ہے کہ بیٹا اس کے حق کا انکار کر دے اور اسے مکافات عمل سے دوچار کر دے، کیونکہ جیسا تو کرے گا ویسا ہی بھرے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

پانچواں حق

اقارب کے حقوق

ہر اس قریبی کے لئے جو قرابت میں آپ سے مل رہا ہو جیسے بھائی، چچا، ماموں اور ان کی اولاد اور ہر اس رشتہ دار کے لئے جو صلہ سے آپ کی طرف منسوب ہو قرب کے لحاظ سے اس قرابت کا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وا ت ذالقربیٰ حقهٗ﴾ اور قرابت دار کو اس کا حق ادا کر۔

نیز فرمایا:

﴿واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا وبذى القربىٰ﴾ (نساء:۳٦) اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے بھلائی کرو اور قرابت داروں سے بھی۔

لہٰذا ہر قریبی پر واجب ہے کہ وہ اپنے قریبی سے صلہ رحمی کرے، خواہ بدنی نفع سے متعلق ہو یا مالی نفع سے، جس بات کی اسے احتیاج ہو وہی اس پر خرچ کرنا

Www.IslamicBooks.Website

چاہئے اور یہ ایسی بات ہے جس کا شرع، عقل اور فطرت سب تقاضا کرتے ہیں۔

اور صلہ رحمی پر ابھارنے کے لئے نصوص بکثرت موجود ہیں اور صلۃ الرحم کا معنی نزدیک ہونے والا ہے اور اس میں ترغیب ہے۔

چنانچہ صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میں قطع رحمی سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اسے ہی ملاؤں جو تجھے ملائے اور اس کو قطع کروں جو تجھے قطع کرے، رحم نے کہا کیوں نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو یہ بات تیرے لئے منظور ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ○ اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمیٰ ابصارھم ○﴾ (محمد:۲۲)

(اے منافقو!) تم سے عجب نہیں کہ تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل رحمہ" جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

بہت سے لوگ ہیں جو اس حق کو ضائع کر رہے ہیں اور کچھ اس میں کمی کرتے ہیں، آپ ایسے لوگ بھی دیکھیں گے جو قرابتداری کا مطلق خیال نہیں کرتے، نہ مال سے نہ جاہ سے اور نہ اخلاق سے، دن اور مہینے گذر جاتے ہیں کہ وہ انہیں دیکھتے بھی نہیں، نہ انہیں ملنے جاتے ہیں، نہ ان کو کوئی ہدیہ بھیجتے ہیں، نہ ان کی کوئی ضرورت یا حاجت پوری کرتے ہیں، بلکہ ان باتوں سے یا فعل سے یا باتوں اور فعل دونوں سے دکھ پہنچاتے ہیں اور وہ دور والوں سے تعلق جوڑتے اور قریبوں سے منقطع کرتے ہیں۔

اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر قریبی رشتہ دار صلہ رحمی کریں تو وہ بھی کرتے ہیں اور تعلقات چھوڑ دیں یا توڑ دیں تو وہ بھی توڑ دیتے ہیں، ایسا آدمی حقیقتاً تعلق جوڑنے والا نہیں بلکہ یہ تو ادلے کا بدلہ ہے، جو قریبی کے لئے بھی ویسے ہی ہے جیسے دوسرے کے لئے، کیونکہ ادلے کا بدلہ قریبی ہونے سے مختص نہیں، دراصل (تعلق جوڑنے والا) حقیقتاً وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تعلق جوڑے اور پرواہ نہ کرے کہ دوسرا بھی اتنا تعلق جوڑتا ہے یا نہیں، جیسا کہ صحیح

Www.IslamicBooks.Website

بخاری میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ادلے کا بدلہ دینے والا واصل نہیں، واصل تو وہ ہے کہ اگر تو قطع رحمی کرے تو بھی وہ جوڑے۔

کسی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ قطع کرتے ہیں، میں ان سے بہتر سلوک کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں، میں ان کی باتیں برداشت کرتا ہوں لیکن وہ مجھ پر جہالت کی باتیں کرتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا: اگر ایسی بات ہے جیسی کہ تو نے کہی ہے تو گویا تو نے ان کے چہروں کو خاک آلود کردیا اور جب تک تو اس حالت پر برقرار رہے گا ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ایک مددگار رہے گا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

صلہ رحمی میں صرف یہی بات نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ صلہ رحم کو دنیا وآخرت میں اپنے احسان کا مستحق بنادیتا ہے، اس پر رحمت پھیلا دیتا ہے، اس کے کام آسان بنادیتا ہے، اور اس کی سختیاں دور کردیتا ہے، جبکہ ساتھ ہی صلہ رحمی سے خاندان میں باہمی قرابت پیدا ہوتی ہے وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ایک دوسرے پر مہربان ہوتے اور مصائب میں ایک دوسرے کے معاون

Www.IslamicBooks.Website

ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں مسرت اور راحت حاصل ہوتی ہے جیسے کہ یہ بات تجربہ شدہ اور جانی پہچانی ہے۔

اور جب قطع رحمی کی جائے تو یہ سب فوائد اس کے برعکس بن جاتے ہیں اور قریبی رشتہ دار دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

چھٹا حق

میاں بیوی کے حقوق

شادی کے اثرات بڑے اہم اور اس کے تقاضے بہت بڑے ہیں، گویا میاں اور بیوی کے درمیان رابطہ ایسا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے دوسرے کے حقوق لازم ہوتے ہیں اور یہ حقوق بدنی، اجتماعی اور مالی حقوق ہیں۔

لہٰذا زوجین میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے کہ دستور کے مطابق رہن سہن رکھے اور ایک دوسرے کے واجبی حق کو نہایت فراخدلی اور سہولت کے ساتھ بغیر کسی کراہت اور ٹال مٹول کے سرانجام دے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وعاشروهن بالمعروف﴾ اور بیویوں کے ساتھ اچھی طرح رہو سہو۔ (نساء:۱۹)

نیز فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

﴿ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة﴾ (بقرة:٢٢٨)

اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسا کہ دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے۔

البتہ مَردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے، جیسا کہ عورت پر واجب ہے کہ ہر اس چیز کی اپنے خاوند کے لئے کوشش کرے جو اس پر واجب ہے اور جب تک زوجین میں سے ہر ایک ان حقوق کا خیال رکھے گا جو ایک دوسرے پر واجب ہیں تو ان کی زندگی خوشگوار اور ان دونوں میں میل جول رہے گا اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو اس کا نتیجہ ضد اور جھگڑا ہوگا اور ہر ایک کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔

بیوی سے اچھا سلوک کرنے سے متعلق بہت سی نصوص آئی ہیں کہ اس کے مال کا لحاظ رکھا جائے، نیز یہ کہ مکمل طور پر صحیح ہونا محال بات ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"استوصوا بالنساء خیراً فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج مافی الضلع أعلاه فإن ذهبت تقیمه کسرته وإن ترکته لم یزل أعوج

عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور کسی طرح تمہارے لئے سیدھی نہ ہوگی اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ وہ ہے جو اس کا بلند حصہ ہے اگر تو اسے

Www.IslamicBooks.Website

فاستوصوا بالنساء" سیدھا کرنے لگے گا تو اسے توڑ دے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو ٹیڑھی ہی رہے گی لہٰذا عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

اور ایک روایت میں ہے: عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور کسی طرح تمہارے لئے سیدھی نہ ہوگی، لہٰذا اگر تو اس سے اسی حال میں فائدہ اٹھا سکتا ہے تو اٹھا لے اور اس میں ٹیڑھ ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے تو اسے توڑ دے گا، اور اس کو توڑنا اس کی طلاق ہے۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"لا یفرک مؤمن مؤمنة إن کره منها خلقاً رضی منها خلقاً آخر" کوئی مومن مرد مومن عورت (اپنی بیوی) سے بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو کوئی دوسری پسند بھی ہوگی۔

اور لایفرک کا معنی بغض نہ رکھنا ہے، گویا ان احادیث میں نبی ﷺ کی اپنی امت کو ہدایت ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے کیسا برتاؤ کرے، اسے چاہئے کہ بیوی سے جو کچھ میسر آئے لے لے، کیونکہ جس طبیعت پر وہ پیدا کی گئی ہے وہ کامل وجہ پر نہیں ہے، بلکہ اس میں ٹیڑھ ہونا لازمی ہے اور آدمی اس طبیعت سے اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جس پر وہ پیدا کی گئی ہے، ان احادیث میں ہدایت بھی ہے کہ انسان کو چاہئے کہ اپنی بیوی کی خوبیوں اور خامیوں کا موازنہ

Www.IslamicBooks.Website

کرے کیونکہ اگر اسے کوئی عادت ناپسند ہوگی تو اس کے ساتھ کوئی دوسری عادت ایسی بھی ہوگی جو اسے پسند ہوگی، لہٰذا اس کی طرف صرف ناراضگی اور کراہت کی نظر سے ہی نہ دیکھے۔

بہت سے شوہر ایسے ہیں جو اپنی بیویوں سے حالت کاملہ چاہتے ہیں، جب کہ یہ ناممکن ہے، اس لئے ان کی گزران تنگ ہوجاتی ہے اور وہ اپنی بیویوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں رہتے، جس کا نتیجہ بسا اوقات طلاق ہوتا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو اسے سیدھا کرنے لگے گا تو اسے توڑ دے گا اور اس کا ٹوٹنا اس کی طلاق ہے، لہٰذا خاوند کو چاہئے کہ بیوی جو کچھ بھی کرے اس سے تساہل اور چشم پوشی کرے، بشرطیکہ وہ دین اور شرافت سے خالی نہ ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

بیوی کے خاوند پر حقوق

بیوی کے خاوند پر حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ وہ بیوی کے کھانے، پینے، پوشاک اور ان کے لوازمات کا ذمہ دار ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف﴾ (بقرة:۲۳۳)

اور دستور کے مطابق ان کی خوراک اور پوشاک اس کے ذمہ ہے جس کا بچہ ہے۔ (یعنی بچہ کا باپ یا عورت کے خاوند کے ذمہ ہے)

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف"

اور دستور کے مطابق تمہاری بیویوں کی خوراک اور پوشاک تمہارے ذمہ ہے۔

نیز آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ بیوی کا مرد پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا:

"أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا كتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت."

جب تو کھانا کھائے تو اسے کھانا کھلا اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا، اور اس کے منہ پر نہ مار، نہ اسے برا بھلا کہہ اور

Www.IslamicBooks.Website

نہ ہی اس سے تعلق قطع کرالا یہ کے گھر کے اندر ہو۔

بیوی کا ایک حق یہ ہے کہ خاونداس کے اوراس کی ہمسائی (دوسری بیوی) کے درمیان عدل کرے اگر دوسری بیوی ہوتو ان دونوں کے خرچ، رہائش، شب بسری غرضیکہ جس بات میں بھی عدل ممکن ہواس میں عدل کرے، کیونکہ ان میں سے ایک کی جانب میلان رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"من كانت له امرأتان فمال إلى احداهما جاء يوم القيامة وشقه مائل" جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہوتو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو جھکا ہوگا۔

البتہ وہ امور جن میں عدل ممکن نہ ہو جیسے محبت اور دل کی خوشی تو ان میں خاوند پر کچھ گناہ نہیں کیونکہ یہ اس کے بس میں نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ولن تستطيعوا ان تعدلوا بين النسآء ولو حرصتم﴾ (نساء:۱۲۹) اگر تم چاہو بھی تو اپنی بیویوں کے درمیان عدل نہ کرسکو گے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کے درمیان باری مقرر کر رکھی تھی آپ ؐ

Www.IslamicBooks.Website

عدل کرتے اور فرماتے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ایسے معاملہ میں ہے جس میں میرا اختیار ہے اور جس بات میں تیرا اختیار ہے میرا نہیں ہے اس پر مجھے ملامت نہ کرنا۔

لیکن اگر کوئی بیوی شب بسری کے معاملہ میں اپنی مرضی سے دوسری بیوی کو فضیلت دیدے تو کوئی حرج نہیں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کی باری ایک دن مقرر کی تھی، پھر حضرت سودہؓ نے اپنی باری بھی حضرت عائشہؓ کو ہبہ کردی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس بیماری کے دوران جس میں آپؐ نے وفات پائی، پوچھا کرتے تھے کل میں کہاں ہونگا؟ کل میں کہاں ہوگا؟ تو آپ کی بیویوں نے آپؐ کو اجازت دے دی تھی کہ آپؐ جہاں چاہیں رہیں، پھر آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف فرما رہے تا آنکہ آپؐ کی وفات ہوگئی۔

Www.IslamicBooks.Website

خاوند کا بیوی پر حقوق

جو حقوق خاوند کے اپنی بیوی پر ہیں، وہ ان سے بہت بڑے ہیں جو بیوی کے خاوند پر ہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ولهن مثل الذين عليهن بالمعروف وللرجال عليهن درجة﴾ (بقرة:۲۲۸)

اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسا کہ دستور کے مطابق مردوں کا عورتوں پر ہے۔

البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور مرد اپنی عورت پر حاکم ہیں جو اس کی مصلحتوں اور اس کی تادیب اور عزت کو قائم رکھنے والا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم﴾ (نساء:۳٤)

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لئے کہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس لئے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

گویا مرد کا اپنی بیوی پر ایک حق یہ ہے کہ بیوی اس کی ہر ایسے کام میں اطاعت کرے جس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو اور اس کے راز اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔

چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"لو كنت آمراً أحداً أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها"

اگر میں کسی کو یہ حکم دینے والا ہوتا کہ وہ کسی کو سجدے کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت أن تجئ فبات غضبان عليها لعنتها الملائكة حتى تصبح"

جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ آنے سے انکار کردے اور خاوند غصے کی حالت میں رات گذار دے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

اور خاوند کا ایک حق یہ ہے کہ بیوی ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے خاوند کے فائدہ اٹھانے کے کام میں حرج واقع ہو، خواہ یہ نفلی عبادت ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ آپ ؐ نے فرمایا: خاوند اگر گھر پر موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی

Www.IslamicBooks.Website

روزہ نہ رکھے اور نہ ہی خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے خاوند کی رضا کو بیوی کے جنت میں داخلہ کے اسباب میں سے ایک سبب قرار دیا ہے۔ترمذی نے ام سلمہؓ کی حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی عورت جو اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

Www.IslamicBooks.Website

ساتواں حق

حکمرانوں اور رعایا کے حقوق

ولاہ (حکمران) وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے حقوق کے نگراں ہوتے ہیں، خواہ یہ ولایت عامہ ہو جیسے سلطنت کا رئیس اعلیٰ یا خاصہ ہو، جیسے کسی معین ادارہ یا معین کام کا رئیس، اور ان سب کا اپنی اپنی رعیت پر حق ہوتا ہے جس سے وہ اس کام کو قائم رکھ سکیں اسی طرح رعیت کا بھی ان پر حق ہے۔

رعایا کے حکمرانوں پر حق یہ ہیں کہ وہ اس امانت کو قائم رکھیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ ڈالی ہے اور رعیت کی خیر خواہی کے کام سرانجام دینا لازم سمجھیں اور ایسی متوازن راہ پر چلیں جو دنیوی اور اخروی صالح کو کفیل ہو اور یہ مومنوں کے راستہ کی اتباع سے ہوگا اور یہی وہ طریقہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کا تھا کیونکہ اسی میں ان کی رعیت کی اور ان کے تحت کام کرنے والوں کی سعادت ہے اور وہ یہ چیز ہے جس میں رعیت زیادہ سے زیادہ اپنے حکمرانوں سے خوش رہ سکتی ہے اور ان سے مربوط رہ سکتی ہے، ان کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے اور اس

Www.IslamicBooks.Website

امانت کی حفاظت رکھ سکتی ہے جس کے لئے رعیت نے اسے حاکم بنایا تھا کیونکہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اسے لوگوں سے بچاتا ہے اور جو شخص اللہ کو راضی رکھتا ہے اللہ اسے لوگوں کی رضا مندی اور مدد سے کفایت کرتا ہے، کیونکہ دل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، وہ جیسے چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے۔

اور حکمرانوں کے رعایا پر حقوق یہ ہیں کہ وہ رعایا کے کاموں میں اس حد تک ان کی خیر خواہی کریں جس حد تک ایک حکمران کر سکتا ہے اور اگر وہ غافل ہوں تو انہیں نصیحت کرے، اگر وہ راہ حق سے ہٹنے لگیں تو انہیں راہ راست کی طرف بلائے اور اگر ان کے حکم میں اللہ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو تو اسے بجالائیں، کیونکہ اسی صورت میں سلطنت کا کام اور انتظام درست رہ سکتا ہے۔ اور اگر حکمرانوں کی مخالفت اور نافرمانی کی جائے تو انارکی پھیل جائے گی اور سارے کام بگڑ جائیں گے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی، اپنے رسول کی اور حکمرانوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یآ یھا الذین امنوا واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم﴾ (نساء:۵۹)	اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان حکمرانوں کی جو تم میں سے ہوں۔

Www.IslamicBooks.Website

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"علی المرء المسلم السمع والطاعة فیما احب وکرہ إلا أن یؤمر بمعصیة فإذا أمر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة"

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ سنیں اور اطاعت کریں خواہ وہ کام اسے پسند ہو یا ناپسند ہو، الا یہ کہ اسے نافرمانی والا حکم دیا جائے اور جب اللہ کی نافرمانی والا حکم دیا جائے تو پھر نہ سنے اور نہ اطاعت کرے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے اور عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے الصلاۃ جامعہ کی ندا کی، ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھا ہوگئے، آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا یہ اس کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنی امت کی اس بھلائی کی طرف رہنمائی کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو امت کے لئے سکھلائی ہے اور اس برائی سے ڈرائے جو اللہ نے اسے امت کے لئے سکھلائی ہے اور تمہاری اس امت کے ابتدائی دور میں عافیت رکھی گئی ہے، آخری دور میں آزمائش اور ایسے امور پیش آئیں گے جنہیں تم ناپسند کروگے، ایک فتنہ آئے گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور بنادے گا، فتنہ آئے گا تو مؤمن کہے گا کہ یہ مجھے ہلاک کرڈالے گا اور ایک اور فتنہ آئے گا تو مؤمن کہے گا یہ مجھے ہلاک کردے گا، لہٰذا جو شخص چاہتا ہے کہ آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل

Www.IslamicBooks.Website

کیا جائے، تو اسے چاہئے کہ وہ اس حال میں مرے کہ اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس نے کسی امام کی بیعت کی اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور دل سے تسلیم کیا تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے اور اگر کوئی دوسرا امام آجائے جو اس سے جھگڑا کرے تو پچھلے کی گردن اڑا دو۔'' اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے نبیؐ دیکھئے! اگر ہم پر ایسے حکمراں مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگتے ہوں لیکن ہمیں ہمارا حق نہ دیں تو اس کے بارے میں آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے اس شخص سے منہ پھیر لیا، اس شخص نے دوسری بار وہی سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی بات سنو اور اطاعت کرو، ان کی ذمہ داری کا بار ان پر ہے اور تمہاری کا تم پر۔

اور حکمرانوں کا رعیت پر ایک حق یہ ہے کہ رعیت اہم امور میں حکمرانوں کے ساتھ تعاون کرے، کیونکہ جو امور حکمرانوں کو تفویض کئے گئے ہیں ان کے نفاذ میں رعیت ان کی مددگار ہوتی ہے، نیز یہ کہ امیر کے کام اور معاشرہ کے سامنے اس کی مسئولیت ہر ایک کو معلوم ہونا چاہئے، کیونکہ اگر مسئولیت والے کاموں میں رعایا حکمرانوں کے ساتھ تعاون ہی نہ کرے تو وہ اسے مطلوبہ صورت میں کیسے سرانجام دے سکتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

آٹھواں حق

ہمسایوں کے حقوق

ہمسایہ وہ ہے جو آپ کے گھر کے قریب ہو اور اس کا تجھ پر بہت بڑا حق ہے، اگر وہ نسب میں تم سے قریب ہو اور مسلمان بھی ہو تو اس کے تین حق ہیں، ہمسائیگی کا حق، قرابت داری کا حق، اور اسلام کا حق، اسی طرح وہ قریب ہے لیکن اگر مسلمان نہیں تو اس کے دو حق ہیں، ایک ہمسائیگی کا حق اور دوسرا قرابت داری کا، اور رشتہ میں دور ہے اور مسلمان بھی نہیں تو اس کا ایک حق ہے یعنی ہمسائیگی کا حق۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب﴾ (نساء:۳۶)

اور ماں باپ، قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں سب کے ساتھ احسان کرو۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

"مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت أنه سیورثه" جبریل مجھے ہمسایہ کے حقوق کے متعلق تاکید کرتے ہی گئے تا آنکہ مجھے یہ یقین ہوگیا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔

ایک ہمسائے کے دوسرے پر حقوق یہ ہیں کہ جہاں تک ہو سکے مال، جاہ اور فائدہ سے اس کے ساتھ بھلائی کرے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خیر الجیران عند الله خیرهم لجاره" اللہ کے ہمسایوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے لئے اچھا ہو۔

نیز فرمایا:

"من کان یؤمن بالله والیوم الآحر فلیحسن إلی جاره" جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے ہمسایہ سے بہتر سلوک کرنا چاہئے۔ نیز فرمایا:

"اذا طبخت مرقة فأکثر ماء ها وتعاهد جیرانک" جب تو شوربہ پکائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال دے اور اس میں اپنے ہمسایوں کو شریک کر۔

Www.IslamicBooks.Website

اور احسان کی ایک صورت یہ ہے کہ تقریبات میں ہمسایہ کو تحفے پیش کیے جائیں، کیونکہ تحفے محبت پیدا کرتے ہیں اور عداوت کو دور کرتے ہیں۔

اور ایک ہمسائے کا دوسرے پر حق یہ ہے کہ اسے کسی طرح کی قولی یا فعلی تکلیف نہ پہنچائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں، اللہ کی قسم وہ شخص مؤمن نہیں، صحابہؓ نے پوچھا کون یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو، 'بوائق' کا معنی شرارتیں ہیں لہٰذا جس شخص کے شر سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو وہ نہ مومن ہے اور نہ ہی جنت میں داخل ہوگا۔

آج کل بہت سے لوگ ہمسائیگی کے حق کا کچھ اہتمام نہیں کرتے، نہ ہی ان کی شرارتوں سے ان کے ہمسائے امن میں ہوتے ہیں، آپ انہیں ہمیشہ آپس میں الجھتے دیکھیں گے، ان میں مخالفت، حقوق پر زیادتی اور قولاً وفعلاً ایذا رسانی اور ہر وہ چیز موجود ہوتی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مخالف ہو اور یہ باتیں مسلمانوں کی آپس میں جدائی، دلوں کی دوری اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنے کا سبب بن جاتی ہیں۔

☆☆

Www.IslamicBooks.Website

نواں حق

عام مسلمانوں کے حقوق

یہ حقوق بہت زیادہ ہیں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

"وقال حق المسلم على المسلم ست إذا لقيته فسلم عليه وإذا دعاك فأجبه وإذا استنصحك فانصحه وإذا عطس فحمدلله فشمته وإذا مرض فعده وإذا مات فاتبعه"

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب اسے ملے تو السلام علیکم کہے اور جب وہ دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے اور جب خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کرے اور جب چھینک آئے اور الحمدللہ کہے تو یرحمک اللہ کہے، اور جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب مرجائے تو اس کے جنازے میں شامل ہو۔

گویا اس حدیث میں مسلمانوں کے باہمی کئی حقوق کا بیان ہے۔

پہلا حق: السلام علیکم کہنا ہے، السلام علیکم کہنا سنت مؤکدہ ہے اور مسلمانوں میں

Www.IslamicBooks.Website

انس ومحبت پیدا کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے جیسا کہ یہ بات مشاہدہ میں آچکی ہے اوراس پر نبی ﷺ کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے، اللہ کی قسم! جب تک تم ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہ ہو گے اور جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو گے مؤمن نہ ہو گے کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے کروتو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں السلام علیکم کوخوب پھیلاؤاور خود رسول اللہ ﷺ کو جو بھی ملتا اسے پہلے سلام کہتے اور جب بچوں کے پاس سے گذرتے تو انہیں بھی سلام کہتے۔

سنت یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کوسلام کہے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کواور سوار پیدل چلنے والے کوسلام کہے لیکن سنت کے مطابق جیسے سلام کہنا اولیٰ ہے اگر وہ سلام نہ کہےتو دوسرا کہہ لے تا کہ سلام ضائع نہ ہو، گویا جب چھوٹا سلام نہ کہے تو بڑا کہہ لے اور چھوٹی جماعت سلام نہ کہیں تو بڑی جماعت کہہ لیں تا کہ دونوں کو اجر مل جائے۔

عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں: تین چیزیں ہیں جو شخص انہیں اکٹھا کر لے اس کا ایمان مکمل ہو گیا، اپنے آپ سے بھی انصاف کرنا اور سب لوگوں کوسلام کہنا اور تنگی کی حالت میں خرچ کرنا، ابتدأ سلام کہنا سنت ہے، مگراس کا جواب دینا فرض کفایہ ہے، کہ اگر ایک شخص بھی جواب دیدے تو سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے، گویا کوئی شخص ایک جماعت پر سلام کہے اوران میں سے ایک شخص سلام کا

Www.IslamicBooks.Website

جواب دیدے تو باقی سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا اوردوہا﴾ (نساء: ۸۶)

اور جب تم کو کوئی سلام کہے تو تم اس سے بہتر الفاظ سے جواب دو یا ویسے ہی لفظ سے جواب دے دو۔

سلام کے جواب میں صرف اھلاً وسھلاً کہہ دینا کافی نہیں، کیونکہ یہ الفاظ نہ تو سلام سے اچھے ہیں اور نہ ہی اس جیسے ہیں، لہٰذا جب کوئی السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہے اور جب کوئی اھلاً کہے تو اس کے جواب میں اسی طرح اھلاً کہہ سکتا ہے اور اگر سلام میں کچھ زیادہ الفاظ کہے تو وہ افضل ہے۔

دوسرا حق: جب تجھے مسلمان بھائی دعوت دے تو اسے قبول کر، یعنی جب تجھے اپنے گھر کھانے پر یا کسی اور کام کے لئے بلائے تو اس کی بات مان لے اور دعوت کو قبول کرنا سنت مؤکدہ ہے کیونکہ اس میں بلانے والے کی دل کی عظمت ہے اور اس سے محبت والفت پیدا ہوتی ہے، البتہ شادی کا ولیمہ اس سے مستثنیٰ ہے، کیونکہ اس دعوت میں معروف شرائط کا ہونا لازمی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

"ومن لم یجب فقد عصی الله ورسولہ" اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

اور غالبًا آپ ﷺ کا یہ قول: جب تجھے دعوت دے تو اسے قبول کر، ایسی دعوت کیلئے ہے جو امداد و معاونت کے لئے ہو کیونکہ تجھے اس کو قبول کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا تجھے جب اس لئے بلائے کہ تو کسی چیز کے اٹھانے، ڈالنے یا ایسی ہی کسی دوسری بات میں تو اس کی مدد کرے تو اس صورت میں معاونت کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔

کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

"المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضاً" ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔

تیسرا حق: جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر یعنی جب وہ تیرے پاس آکر اپنے لئے کسی چیز میں تمہاری خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کرو کیونکہ یہ بھی دین کا حصہ ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"الدین النصیحة لله ولکتابه دین خیر خواہی ہے اللہ سے، اس کی کتاب

Www.IslamicBooks.Website

ولرسولہ ولأئمۃ المسلمین وعامتھم“ سے، اس کے رسول سے، مسلمانوں کے اماموں سے اور عام مسلمانوں سے۔

البتہ اگر وہ خیر خواہی طلب کرنے کے لئے تیرے پاس نہ آئے اور صورت حال یہ ہو کہ اسے کوئی نقصان پہنچنے والا ہو، یا وہ کسی گناہ میں مبتلا ہونے والا ہو، تو تجھ پر واجب ہے کہ اس کی خیر خواہی کرے، خواہ وہ تیرے پاس نہ آئے، اگر صورت ایسی ہو کہ نہ تو اسے کوئی دکھ پہنچنے والا ہو اور نہ گناہ میں مبتلا ہونے والا ہو، لیکن تمہارے خیال میں کوئی دوسری صورت اس سے مفید تر ہو تو پھر تم پر لازم نہیں کہ تو اسے کچھ کہے الّا یہ کہ وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے اس وقت تم پر خیر خواہی کرنا لازم ہوگی۔

چوتھا حق: جب چھینکے اور الحمدللہ کہے تو تشمیت کہے یعنی اس کے لئے یرحمک اللہ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور یہ اس کے لئے شکر کے طور پر ہوگا کہ اس نے چھینک کے وقت اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی، البتہ اگر وہ چھینک مارتے وقت الحمدللہ نہ کہے تو پھر اس کا کوئی حق نہ رہا نہ اس کے لئے یرحمک اللہ کہا جائے گا کیونکہ اس نے اللہ کی تعریف بیان نہیں کی، لہٰذا اس کی جزاء یہی ہے کہ یرحمک اللہ نہ کہا جائے۔

اور جب چھینک مارنے والا الحمدللہ کہے تو پھر یرحمک اللہ کہنا فرض

Www.IslamicBooks.Website

ہے اور چھینک مارنے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہے کہ وہ یھدیکم اللّٰہ ویصلح بالکم (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے) کہے اور جب اسے بار بار چھینکیں آ رہی ہوں تو تین بار تشمیت (یرحمک اللّٰہ) کہے اور چوتھی بار یرحمک اللّٰہ کی بجائے عافاک اللہ کہے۔

پانچواں حق: جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کر، مریض کی عیادت کا معنی اس سے ملاقات کرنا ہے اور یہ مسلمان بھائیوں کا اس پر حق ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر عیادت کرنا واجب ہے اور جب مریض سے تمہاری قرابت ہو یا دوستی ہو یا ہمسائیگی ہو تو عیادت اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔

اور عیادت مریض اور مرض کے حسب حال ہونا چاہئے کبھی حال کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ بار بار عیادت کے لئے آتا رہے، کیونکہ حالات کا لحاظ رکھنا بہت مناسب ہے اور جو شخص مریض کی عیادت کرے، اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ اس کا حال پوچھے اور اس کے لئے دعا کرے اور کشادگی اور امید کا دروازہ کھولے کیونکہ یہ چیز صحت اور شفاء کے بڑے بڑے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور مناسب یہ ہے کہ اس سے توبہ کا ذکر اس انداز سے کرے جو اسے تعجب میں نہ ڈالے۔ مثلاً اسے یوں کہے: تو اپنے اس مرض میں بھلائی کما رہا ہے کیونکہ مرض سے اللہ تعالیٰ خطائیں دور کرتا ہے اور برائیاں مٹا دیتا ہے اور شاید تو اپنے

Www.IslamicBooks.Website

اس مرض میں کثرتِ ذکر، استغفار اور دعا سے بہت بڑا اجر کما لے۔

چھٹا حق: جب مسلمان بھائی مرے تو اس کے جنازے میں شریک ہو گویا مسلمان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کے جنازہ میں شریک ہو اور اس میں بہت بڑا اجر ہے چنانچہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص جنازے کے پیچھے چلے حتیٰ کہ اس پر نماز ادا کرے، اس کے لئے ایک قیراط اجر ہے اور جو پیچھے چلے حتیٰ کہ دفن کیا جائے اس کے لئے دو قیراط ہیں، آپؐ سے پوچھا گیا کہ یہ دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: جیسے دو بڑے بڑے پہاڑ۔

ساتواں حق: مسلم کے دوسرے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ اسے تکلیف پہنچانے سے باز رہے کیونکہ مسلمانوں کو دکھ پہچانا بہت بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقداحتملوا بھتاناً واثما مبینا ○﴾ (احزاب:۵۸)

اور جو لوگ مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے دکھ پہنچاتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھالیا۔

اور اکثر یوں ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی پر کوئی تکلیف مسلط کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے دنیا میں ہی اس سے انتقام لے لیتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ولا تباغضوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله إخواناً المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره، بحسب امرئ، من الشر أن يحقر أخاه المسلم، كل المسلم على المسلم حرام، دمه وماله وعرضه"	آپس میں دشمنی نہ رکھو، نہ تعلقات منقطع کرو اور اللہ تعالیٰ کے بندے بن جاؤ بھائی بھائی، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے، آدمی کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کی تحقیر کرے مسلمان پر ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے۔

مسلمان پر مسلمان کے حقوق تو بہت ہیں لیکن جامع معنی کے طور پر وہی بات کہی جاسکتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے:

"المسلم أخو المسلم" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

تو جب وہ اخوت کے مقام پر آ گیا تو اس کا تقاضا یہی ہے کہ وہ ہر چیز جس میں خیر ہو وہ اس کے لئے اختیار کرے اور ہر اس چیز سے باز رہے جو اس کو تکلیف پہنچا سکتی ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

دسواں حق

غیر مسلموں کے حقوق

غیر مسلموں میں ہر طرح کے کافر شامل ہیں اوران کی چار قسمیں ہیں:
حربی، مستامن (م کے کسرہ سے) معاہد اور ذمی۔

حربی: حربی کافروں کا ہم پر کوئی حق نہیں کہ ان کی حمایت ورعایت کی جائے۔

مستامن: مستامن کافروں کا ہم پر یہ حق ہے کہ ان کے امن دینے کے وقت اوراس جگہ کالحاظ رکھا جائے جہاں انہیں امان دی گئی ہو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلٰم الله ثم ابلغه ما منه﴾

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دو تا آنکہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن لے پھر اس کو امن کی جگہ واپس پہنچادو۔ (توبة:٦)

معاہدین: معاہدین کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم ان کا عہد اس مدت تک پورا

Www.IslamicBooks.Website

کریں جو ہمارے اوران کے درمیان اتفاق سے طے ہوا ہے، جب تک کہ وہ اس عہد پر قائم رہیں اس میں سے کچھ کمی نہ کریں اور نہ ہمارے خلاف کسی کی مدد کریں اور نہ ہی ہمارے دین میں طعنہ زنی کریں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الا الذین عاھدتم من المشرکین ثم لم ینقصو کم شیئا ولم یظاھروا علیکم احداً فاتموا الیھم عھدھم الی مدتھم ان اللہ یحب المتقین ٥﴾ (توبة:٤)

مگر جن مشرکوں کے ساتھ تم نے عہد کیا ہواور انہوں نے تمہارا کسی طرح کا قصور نہ کیا ہو، نہ ہی تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی ہوتو، جس مدت تک ان سے عہد کیا ہوا ہے اسے پورا کرو، بلا شبہ اللہ پرہیز گاروں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انھم لا ایمان لھم﴾ (توبة:١٢)

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو یہ ایسے لوگ ہیں جن کی قسموں کا اعتبار نہیں۔

ذمی: رہے ذمی تو ان اقسام میں سے ان کے حقوق زیادہ ہیں، کچھ ان کے

Www.IslamicBooks.Website

حقوق ہیں اور کچھ ذمہ داریاں ہیں، کیونکہ مسلمانوں کے ملک میں وہ زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کی حمایت اور رعایت میں رہتے ہیں جس کے عوض وہ جزیہ ادا کرتے ہیں۔لہٰذا مسلمانوں کے حاکم پر واجب ہے کہ ان کے خون، مال اور عزت کے مقدمات میں اسلام کے حکم کے مطابق فیصلہ کرے اور جس چیز کی حرمت کا وہ عقیدہ رکھتے ہیں اس میں ان پر حدود قائم کرے اور حاکم پر ان کی حمایت اور ان سے ایذا کو دور کرنا واجب ہے۔اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان کا لباس مسلمانوں کے لباس سے الگ ہو، وہ کسی ایسی چیز کا اظہار نہ کریں جو اسلام میں ناپسندیدہ ہو یا وہ چیز ان کے دین کا شعار (شناختی علامت) ہو، جیسے ناقوس اور صلیب، ذمیوں کے احکام اہل علم کی کتابوں میں موجود ہیں، لہٰذا ہم اسے یہاں طول نہیں دیں گے۔

والحمدلله رب العالمين وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه اجمعين

Www.IslamicBooks.Website

تنبیہ

ان حقوق پر عمل مسلمانوں میں محبت کا ذریعہ ہے، یہ ایسے حقوق ہیں جن پر عمل کرنے سے باہمی عداوت اور نفرت زائل ہو جاتی ہے، جیسا کہ ان پر عمل برائیوں کے مٹنے، نیکیوں کے دوگنا چوگنا ہونے اور درجات کی بلندی کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وصلى الله على نبينا محمد

Www.IslamicBooks.Website

آپ کے مطالعہ کی میز پر

اَلدَّارُ السَّلَفِیَّہ کی نئی پیشکش

قرآن واحادیث سے مدلل ایک مستند کتاب

طلاق

شریعت اسلامیہ کا مضبوط قانون اور مرد وزن کے حق میں عدل ومساوات کا فیصلہ

محترم ڈاکٹر محمد بن جمیل غازی رحمہ اللہ کے قلم سے

صفحات 200 سائز 20×30 قیمت :60

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳/ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی - ۳

✆: ۳۷۱۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
TEL:308 27 37/ 308 89 89, FAX: 306 57 10

RS.25/=

Www.IslamicBooks.Website